خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر عبدالسمیع خان
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 60 | منگل 17- ذیقعدہ- 1418ھ 17- امان 1377ہش 17- مارچ 1998ء

نیک اور بُرے ساتھی کی مثال

نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اسکی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیّت اور اتّباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہو سکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا۔ ممکن نہیں کہ فائدہ اٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو۔ متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کرکے خدائے تعالیٰ پر بد ظنّ ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔

بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت' (عبادت) میں لذت پیدا ہو گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 39)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

منگل 17-مارچ 1998ء

11-30 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
3-00 سہ پہر۔ اردو کلاس
4-00 سہ پہر۔ طبی معاملات۔ مہمان ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
8-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس

بدھ 18- مارچ 1998ء

7-00 صبح۔ طبی معاملات مہمان ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
10-00 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
1-00 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
8-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

"خدا کے فضل سے ایک عظیم بیداری اور ہیجان کا عالم ہے۔ جس دور میں سے ہم گزور رہے ہیں ایم ٹی اے کو اس میں غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا ہوئی ہے۔"
(الفضل انٹرنیشنل 25 اگست تا یکم ستمبر 1995ء صفحہ 3)

○ سہ ماہی دوئم میں خدام کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "جماعت احمدیہ اور خدمت وطن" مقرر کیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15- اپریل 1998ء ہے۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

اندر کے صفحات پر
☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ لینگویج انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح صفحہ 4

جدھر بھی نظر ڈالیں خدا کی محبت کی راہیں دکھائی دیتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حسن خواہ انسان کا ہو' خواہ پھولوں کا ہو' خواہ پہاڑوں کا ہو' ندی نالوں کا ہو یا صحراؤں کا حسن وہ بھی تو ایک حسن ہے۔ صحراؤں کا حسن ہو' ہر حسن پر جب انسان غور کرتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا حسن کار فرما ہے۔

چشم مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

یعنی ہمیں تو خوبصورت آنکھیں بھی تیری ہی طرف لے جاتی ہیں اور ان کی زلفیں بھی خمدار ہوں بھی تو ان کا ہاتھ تیری ہی طرف اٹھتا ہے۔ یہ ساری نظم اسی مضمون کی مظہر ہے کہ کس طرح خدا کا حسن روشن ہو چکا ہے اور جگہ جگہ ذرے ذرے پہ روشن ہے۔ اور جدھر بھی نظر ڈالو تمہیں خدا کی محبت کی راہیں دکھائی دیں گی لیکن پہلے یہ شعور تو پیدا کرو کہ حسن ہے کیا اور کس کا ہے۔ اس مضمون میں جب تم داخل ہوتے ہو تو ہر قدم پر "اذن اللہ" کی ضرورت ہے۔ اللہ کے اذن کے بغیر اگلا قدم اٹھانے کی توفیق نہیں۔ ورنہ اس مضمون میں بھی ہر قدم پر وہ خطرات ہیں (-) کیوں کہ یہ مضمون بسا اوقات حقیقت سے مجاز کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو مجاز ہی میں غرق کر دیتا ہے۔ اور جتنے قدم خدا کی طرف بڑھنے کے ہیں اتنی ہی ٹھوکریں اس راہ میں حائل ہیں۔ ہر قدم پر ایک ٹھوکر بھی ہے اور آگے بڑھنے کے امکانات بھی ہیں۔ تو جس کو سب کچھ دکھائی دے رہا ہے اسی کی طرف کیوں نہ توجہ کی جائے۔

(از خطبہ 17- مئی 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17 امان 1377 ہش — 17 مارچ 1998ء

شُکر کی بات

معاصر روزنامہ جنگ لاہور کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان مین غیر ملکی نشریات دیکھنے کا رواج بڑھ رہا ہے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے تجارتی اداروں نے بھی اپنی تشہیر کے لئے غیر ملکی چینلز کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے۔

رپورٹر نے اس بات کو قابل غور قرار دیا ہے کہ ہمارے ہاں سیٹلائٹ چینلز سے مراد صرف اور صرف بھارتی چینلز ہیں جن سے صرف فحاشی اور لچرپن کو فروغ دیا جا رہا ہے اور ہماری نئی نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

ملک و قوم کا درد رکھنے والوں کے لئے یہ واقعی بہت تکلیف دہ صورت حال ہے۔ نوجوانوں کی عام تعلیمی اور اخلاقی حالت پہلے ہی قابل فکر ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ یہ سلسلہ ترقی پذیر ہے۔ اور اصلاح احوال کی کوئی گنجائش نظر نہیں آ رہی۔

بعض حلقے اس کا حل یہ پیش کرتے ہیں کہ پی ٹی وی کو اپنے پروگراموں کا معیار بہتر بنانا چاہئے۔ بعض کے خیال میں سیٹلائٹ پروگرام دیکھنے پر پابندی لگائی جانی چاہئے لیکن کیا اس سے قوم کی اصلاح ہو جائے گی اور نیکی تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق واپس آ جائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ بدی کو جبراً عارضی طور پر دبایا جا سکتا ہے مستقل نہیں۔ بدی کا پودا دوسری جگہوں سے پھوٹ پڑتا ہے۔ اور زیادہ زور کے ساتھ ابلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ بدیاں نیکیوں کے ذریعہ ختم کی جا سکتی ہیں۔ ہر خرابی کے بدلے ایک خوبی فراہم کرو۔ اور ہر بد نمائی کی جگہ پر ایک حُسن رکھ دو تو برائیوں کی زمین کم ہوتی جائے گی اور اچھائیاں بڑھتی چلی جائیں گی۔

شکر کی بات ہے کہ ایک ایسا نظام دنیا میں موجود ہے جو حسن و خوبی کی ترویج کے لئے وقف ہے۔ جسے ہر سعادت مند روح اور نیک طبیعت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وہ دنیا میں سچائی اور عظمت کردار کا نمائندہ بن چکا ہے اور اس سے تعلق رکھنے والے اپنے اندر پاک تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں۔ آج دنیا کی اصلاح اسی نظام کے ساتھ وابستہ ہے اور جلد یا بدیر دنیا کو یہی راہ اختیار کرنی پڑے گی۔

ہمیشہ خوش رکھنے والی بات

حضرت امام جماعت اول فرماتے ہیں کہ جب میں بھوپال سے رخصت ہونے لگا۔ تو اپنے استاد مولوی عبد الکریم صاحب کی خدمت میں رخصتی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میں ہمیشہ خوش رہوں فرمایا کہ "خدا نہ بننا۔ اور رسول نہ بننا۔" میں نے عرض کیا کہ "حضرت میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ اور یہ بڑے بڑے عالم موجود ہیں غالباً یہ بھی نہ سمجھے ہوں۔" سب نے کہا۔ ہاں۔ ہم بھی نہیں سمجھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ تم خدا کس کو کہتے ہو۔ میری زبان سے نکلا کہ خدائے تعالیٰ کی ایک صفت فعال ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ فرمایا کہ ہمارا بس مطلب اسی سے ہے۔ یعنی تمہاری کوئی خواہش ہو اور پوری نہ ہو۔ تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں کیا تم خدا ہو۔

رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے۔ وہ یقین کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس لئے اس کو بہت رنج ہوتا ہے۔ تمہارا فتویٰ اگر کوئی نہ مانے تو وہ یقیناً جہنمی تھوڑا ہی ہو گا۔ لہٰذا تم کو اس کا رنج نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت مولوی صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھے بہت راحت پہنچائی ہے۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 88)

فرشتے

پھر کان میں اک شور فغاں آتا ہے یارب
کہتے ہیں کہ افرنگ کا ہنگامہ اُٹھا ہے
کہتے ہیں کہ کچھ غرب سے چلتی ہیں ہوائیں
کیا کہتے نہ تھے ہم کہ بڑا فتنہ ہے آدم؟
کس قوم سے آباد ہے دنیا کی زمین یہ؟
کیا خِطۂ مغرب کا کوئی اَور خدا ہے
ہم سجدہ اسے کرتے کبھی ہو نہیں سکتا

پھر کرۂ ارضی سے دھواں آتا ہے یارب
جس سے بڑا آشوب عناصر میں پڑا ہے
تا عرش ہوئی جاتی ہیں بے تاب فضائیں
اب دیکھ لیا تو نے بھی؟ کیا فتنہ ہے آدم؟
جو ہم کو دکھایا تھا وہ آدم تو نہیں یہ؟
کیا یہ کوئی آدم ترے آدم سے جدا ہے
سر اس کے لئے دھرتے کبھی ہو نہیں سکتا

باری تعالیٰ

اے میرے فرشتو نہیں۔ آدم تو وہی ہے
اک جھاگ سی اٹھی ہے ہُوا کچھ بھی نہیں ہے
بے اذن کوئی عرش تلک آ نہیں سکتا
ہے عالمِ قدّوس کو کیا خطرۂ ابلیس
رنگ آج ستم لایا ہے یہ خون نہیں ہے
آدم پہ گو ابلیس کا حملہ ہے بڑا سخت
اس شعلۂ سرکش کا بھڑکنا ہے ضروری
تکمیل ہے آدم کی اسی بات میں مضمر
بہکانے سے اس کے جو بہک جاتی ہیں اقوام
تلوار جو چلتی ہے غریبوں کے لہو پر
اک موقلمِ نقش گرِ رنگ ہے ابلیس
ہر موج ہے نوحہ گرِ طغیانیٔ تہذیب
یہ دَور ہوا ختم نیا اور چلے گا
پھل شاخ سے جھڑتے ہیں تو لگ جاتے ہیں پھل اور
مشرق سے کبھی اٹھتی ہے مغرب سے کبھی موج

دریا تو پرانا ہے فقط موج نئی ہے
اک سحر طرازی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
نزدیک وہ مردود فلک آ نہیں سکتا
اس موج کو چھو سکتا نہیں قطرۂ ابلیس
آزار فقط ہیضہ و طاعون نہیں ہے
پر کھوکھلا پن اپنا نہیں جانتا کمبخت
کر دیتی ہے ناری کی تپش خاک کو نوری
ہوتی ہے تجلائے سحر رات میں مضمر
اعمال کی آپ اپنے سزا پاتی ہیں اقوام
چل جاتی ہے انجام میں خود اپنے گلو پر
میزانِ بقا کے لئے پاسنگ ہے ابلیس
آپ اپنا خسارہ ہے یہ ارزانیٔ تہذیب
اے بادہ کشو ٹھہرو ابھی دَور چلے گا
اجڑے ہوئے کھنڈروں میں بپا ہوں گے محل اور
ہستی کی یہ بستی کہیں پستی ہے کہیں اوج

یورپ میں جو چلتی ہے یہ آندھی ہے ہوس کی
تاثیر ہے فریادِ اسیرانِ قفس کی

روشن دین تنویر

(الفضل یکم فروری 1959ء)

ضروری اعلان

امراء کرام - صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 23- مارچ یوم بانی سلسلہ کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اس بارہ میں اپنی رپورٹ ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

یہ مجلس سوال و جواب 3- اکتوبر 83ء کو سڈنی (آسٹریلیا) میں منعقد ہوئی اور اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا۔ جسے ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں متعدد مقامات پر تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ احباب اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو زیادہ لطف آئے گا۔

نیچرل ازم اور فطرت میں کیا فرق ہے

اس سوال پر کہ نیچرل ازم اور فطرت میں کیا فرق ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا نیچرل ازم اور فطرت اصل میں دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ فطرت کے تقاضوں کو اس طرح پورا کرنا کہ فطرت Supress نہ ہو بلکہ اس کو ڈائریکشن مل جائے اس کی Channelisation ہو جائے۔

نیچرل ازم کا آج کل جو تصور پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی جو تمنا ہے اس کو پورا کیا جائے۔ اسی وجہ سے دنیا میں انارکزم (بدنظمی اور بے راہ روی) پھیلی جو اسی تصور کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ نیچرل ازم کے حامی کہتے ہیں کہ جب ہماری تمنا ہے کہ فلاں کی چیز لے لو تو کیوں نہ لیں، جس کا زور چلتا ہے اس کو لینا چاہئے۔ یہ فطرت کے خلاف ہے کہ کسی کا دل چاہ رہا ہے اور وہ نہ لے۔ تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے تصور سے انارکزم بن گیا۔ یہ گویا فطرت کا بے محابا اظہار (Free Expression) ہوتا ہے۔ اب یہ آجکل جو مغربیت ہے وہ اس طرف داخل ہو گئی ہے' تیزی کے ساتھ داخل ہوئی ٹکرا کر واپس بھی آ رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جانور جس طرح گندگی چاٹتے ہیں یہ ان کا فطرتی اظہار ہے اس لئے انسان کو یہ گندگی چاٹنی چاہئے اس کو لذت زیادہ آئے گی۔ اور جو چاہو کرو' جس طرح مرضی اپنا اظہار کرو یہ فطرت ہے۔ مذہب کہتا ہے کہ Unharness فطرت جو ہے وہ صرف Source of Power ہے اور Power کو اگر ڈائریکٹ کرو گے تو فائدہ پہنچائے گی۔ Indirect رکھو گے تو نقصان پہنچائے گی۔ یہ فلاسفی ہے (دین) کے کلچر کی۔ اسی لئے (دین حق) اس کو پابند کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے اس کو رستہ دو' اس کو سلیقہ سکھاؤ اور رفتہ رفتہ پھر مزاج درست ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک بڑی Problem یہ ہے کہ اس وقت جو غالب کلچر ہے وہ مغرب کا ہے اس کلچر میں ڈوب کر ایک ایسے کلچر کا تصور کرلینا جو اس سے بالکل مختلف ہو یہ اسی طرح ہے جس طرح آپ سردیوں میں گرمیوں کا تصور نہیں کر سکتے۔ سخت سردی میں گرمی یاد ہی نہیں آتی۔ نہ انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ لحاف لے کے بیٹھا ہو گا۔ یہ دوری ہے۔

دینی کلچر طمانیت کا ذریعہ ہے تو دین Separation نہیں کرتا۔ دین حق ایک اور کلچر اختیار کرتا ہے۔ اس نے ہر تمنا کے پورا کرنے کے لئے ایک رستہ رکھا ہے۔ اب مثلاً دین حق نے فیملی لائف کا جو تصور پیش کیا ہے اس میں یہ ہدایت کی ہے کہ وفا رکھنی چاہئے' بے حیائی نہیں کرنی یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ انسان بعض لذتوں سے محروم ہو گیا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب تم بعض لذتیں بغیر قانون کے Pursue کرو گے تو بعض اوروں کی (Cost) قیمت پر کرو گے اور اس طرح تمہاری خوشی کا Sum Total آگے نہیں بڑھے گا بلکہ سوسائٹی میں دکھ پیدا ہو جائیں گے۔ اگر تمہاری بچپن سے تربیت ایسی ہو کہ تم نے وفا کرنی ہے اور Straight رہنا ہے تو اس زندگی میں دوسروں کی نسبت بہت زیادہ مزہ اٹھا رہے ہو گے۔ یہ ہے فلاسفی' تو جنہوں نے وہ زندگی کبھی دیکھی نہ ہو سوچ بھی نہیں سکتے۔ ان کو ایسی بے اختیاری لگتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم قید ہو جائیں' محدود ہو جائیں؟ یہ تو کوئی زندگی نہیں رہے گی۔ حالانکہ بعض معاملات میں وہ قید ہوئے ہوئے ہیں اور وہی ان کو زندگی نظر آ رہی ہے۔ مثلاً جو اقتصادی حفاظتیں ہیں قانون کی' یہ قید ہی تو ہے اور کیا چیز ہے؟ یہ قید ان کو نظر نہیں آتی کیونکہ عادت پڑی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں بالکل ٹھیک ہے' یہ ہمارا حق ہے اور دوسرے کا حق ہے کہ ہم اس میں دخل نہ دیں۔ تو جب دوسرے کی خواہشات پر خدا ان کو Harness کرتا ہے ان کو قید کرتا ہے تو جو لوگ آزادی کے عادی ہو چکے ہیں ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ ماحول نہیں ہے۔ جہاں ماحول دوسرا قائم ہو جائے وہ یہ نہیں سوچ سکتے کہ یہ چیزیں بھی ممکن ہیں یا نہیں۔ ایسی عورتیں جن کی تربیت دینی کلچر میں ہوتی ہے وہ خوشی سے مرنا پسند کریں گی بہ نسبت اس کے کہ اس قسم کی آزادیوں میں دخل دیں۔ میری بیوی سے ناروے میں ایک عورت نے سوال کیا جو بڑی کٹر عیسائی تھی اور تھی وہ پریس کی نمائندہ۔ تو آکے پریس کانفرنس میں خوب سر ٹکرایا کہ کسی طرح دین حق کی صداقت ثابت نہ ہونے دے۔ جو اس کے ساتھی تھے وہ دین حق کی تائید میں ہو گئے اور جو سننے والے عیسائی تھے وہ بھی تائید میں ہو گئے اس پر یہ بڑی سخت مایوس اٹھی تو اس کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے کہا میں آپ کی بیوی سے مل سکتی ہوں؟ میں نے کہا ہاں ضرور مل سکتی ہو۔ تو اس نے جاتے ہی آصفہ پر بہت ڈورے ڈالے' بڑی ہمدردی کی کہ آپ بیچاری تو قید ہیں' آپ کو محسوس تو ہوتا ہو گا کہ ہماری عورتیں باہر نکل رہی ہیں آپ بیچاری برقعے میں' تو بتایئے آپ کا کیا ردعمل ہے؟ اس کا خیال تھا کہ میں پریس میں دے دوں گی۔ آصفہ نے کہا میرا تو یہ ردعمل ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تم لوگ ننگی کس طرح باہر پھرتی ہو؟ مجھے تو اس قدر شرم آتی ہے کہ تم نے میری سیر ہی تباہ کر دی ہے۔ باہر سیر میں چیزیں دیکھنے کے لئے نظر اوپر اٹھائیں تو کوئی نہ کوئی ننگا نظر آ جاتا ہے۔ تمہاری دنیا میں مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ تم نے سارا منظر ہی تباہ کر دیا ہے۔ وہ شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگی۔ میں جب پریس کانفرنس کے بعد اوپر کمرہ میں جا رہا تھا وہ نیچے اتر رہی تھی بڑی تیزی سے پر جھاڑتی ہوئی کہ کن لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ اس لئے وہ لوگ سوچ ہی نہیں سکتے ہمارا کلچر اور ہے ہماری تربیت اور ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب دین حق کا کلچر غالب آئے گا تب لوگوں کو سمجھ آئے گی کہ یہ ایک اطمینان کی زندگی ہے' اس میں طمانیت ہے' سکون ہے اور دین حق لذتوں سے محروم نہیں کر رہا بلکہ ان کے بدلے بہتر لذتیں عطا کرتا ہے۔ یہ ہے وہ فلسفہ جو دین حق پیش کرتا ہے۔ باقی یہ ضروری نہیں کہ ہر آدمی کو اس کی سمجھ آ جائے البتہ اس کا زیادہ تر انحصار اس بات پر ہے کہ انسان کوشش کرے' محنت کرے اور دعا سے کام لے تو آہستہ آہستہ تربیت ہوتی رہتی ہے۔

دوسرے سیاروں میں بھی زندگی موجود ہے ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا زندگی صرف ہماری دنیا (Universe) میں پائی جاتی ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا ہم یہ اس لئے نہیں کہہ سکتے کیونکہ کلام الٰہی قطعی طور پر اعلان کرتا ہے کہ دوسرے سیاروں میں بھی زندگی (Life) پائی جاتی ہے۔ جب تک آپ کلام الٰہی کا مطالعہ کر کے یہ معلوم نہ کر لیں کہ یہ انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جو مقتدر ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اس وقت تک Submissian نہیں ہو سکتی۔ بعض چیزوں میں ضروری نہیں کہ ہم مطمئن ہوں۔ بعض دینی تعلیمیں ممکن ہے ہمیں سمجھ نہ آئیں لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کلام اللہ اس قدر حیرت انگیز کتاب ہے کہ انسان اسے بنا ہی نہیں سکتا اور لازماً خدا نے بنائی ہے تو پھر آدمی تکبر بھول جاتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے مجھے سمجھ آئے یا نہ آئے لازماً یہی تعلیم درست ہے اسی میں میری بہتری ہے۔ پھر Submission پیدا ہو جاتی ہے ورنہ ہر چیز پر' ہر تعلیم کے حصے پر تو کسی کو سمجھ آ ہی نہیں سکتی۔ ایک سٹیٹ میں آپ رہتے ہیں اس کے ہر کام پر آپ کہاں مطمئن ہوتے ہیں لیکن اس سٹیٹ کو آپ تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں یہی کلام الٰہی کہتا ہے کہ جب میری ریاست میں آؤ گے تو تمہیں ماننا پڑے گا' یہ فیصلہ بے شک کر لو کہ میں نے اس ریاست میں آنا ہے اور وہ فیصلہ ہو گا تمہارا بنیادی باتوں کے بارہ میں۔ جب تمہیں بنیادی باتوں پر یقین آ گیا تو پھر تمہیں تفصیلات پر بھی Submit کرنا پڑے گا۔ پھر یہ Choice نہیں ہے کہ اپنی سٹیٹ بنا لو۔

پس یہ جو آپ نے بات کی ہے یہ بھی انہی چیزوں میں سے ہے جو کلام الٰہی کے اوپر انسان کا یقین بڑھاتی ہیں اور انسان کو حیرت زدہ کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اور ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار (جس کو زوالاجیکل لائف کہتے ہیں) پیدا کئے زمین میں بھی اور آسمان میں بھی۔ اور وہ ان کو جمع کرنے پر جب وہ چاہے گا قادر ہو گا۔ تو یہ ایسا اعلان ہے جس کا رسول کریم ﷺ کے زمانے میں انسان تصور کر ہی نہیں سکتا تھا۔ ساری دنیا کے علم کو جمع بھی کر لیں تب بھی یہ تصور نہیں پیدا ہو سکتا تھا کہ دوسرے سیاروں میں ہماری طرح کی زندگی پائی جاتی ہے کیونکہ اس وقت دوسرے سیاروں کا تصور ہی نہیں تھا۔ وہ تو سمجھتے تھے روشنیاں جل رہی ہیں' پلاسٹک کا خول ہے اس کے اندر ستارے جڑے ہوئے ہیں۔ ساری دنیا یہ سمجھ رہی تھی آج بھی جن لوگوں کو پتہ نہ ہو ان کا ابھی بھی بیچاروں کا یہی تصور ہے۔ ہماری ایک مائی ہے جس نے ہماری مونا کو بھی پالا ہوا ہے۔ ایک دن مجھے یوں ہی خیال آیا انہی باتوں پر غور کرتے ہوئے کہ حیرت انگیز کتاب ہے کہ اس زمانے میں کائنات کا ایک ایسا واضح تصور پیش کر رہی ہے کہ آجکل روشنی کے زمانے میں بھی عام لوگوں کو پتہ نہیں ہے۔ چنانچہ ہم رات باہر لیٹے ہوئے تھے میں نے پوچھا۔ مائی! یہ چاند کتنا بڑا ہو گا؟ تو وہ کہتی ہے کہ فٹ بال جیڈا تو ہووے گا۔ میں ہنس پڑا۔ بچیاں بھی ہنس پڑیں۔ انہوں نے خوب قہقہہ لگایا۔ اس پر مائی نے سمجھا میں نے غلطی کی۔ پھر کہنے لگی کہ نہیں نہیں وہڑے جیڈا تے ہووے گا۔ یعنی جتنا ہمارا صحن ہے اتنا تو ہو گا۔ تو آج کی روشنی کے زمانے میں جب کہ بہت ساری چیزیں خود بخود Penetrate کر گئی ہیں انسانی سوچ کی سطح اونچی ہو چکی ہے' آج بھی ایسے لوگ ہیں جو چاند کو زیادہ سے زیادہ "وہڑے جیڈا" سمجھتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں یہ تصور پیش کرنا کہ زمین کے علاوہ جو آسمان موجود ہیں تو ان میں ہماری جیسی مخلوق (دابہ) چلتی پھرتی موجود دین حق کی زندہ صداقت کی دلیل ہے۔

لفظ دابّہ کی تشریح اب یہ جو لفظ دابہ ہے یہ بہت دلچسپ ہے۔ عربی زبان میں دابہ کا لفظ کسی روحانی مخلوق کے لئے یا کسی جناتی مخلوق کے لئے بولا ہی نہیں جاتا۔ ایک ہی تصور ہے۔ دابہ صرف اس زوالوجیکل لائف کو کہتے ہیں کہ جس میں Motive System ہو اور چل کر زمین کے ساتھ کسی دوسری جگہ پہنچ سکے اس کو دابہ کہتے ہیں۔ اور خدا رسول کریم ﷺ کو فرما رہا ہے کہ ہم نے دابہ پیدا کئے ہیں۔ چنانچہ سائنسدانوں نے ابھی تک جو تحقیق کی ہے اس میں وہ حسابی طور پر اس امکان تک پہنچ گئے ہیں کہ حسابی لحاظ سے یہ ممکن ہے کہ اس زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں میں زندگی (Life) موجود ہے۔ سیاروں میں نہیں تو کچھ ستاروں میں ہو سکتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہم تلاش کر رہے ہیں' ابھی تک ہمیں ملی نہیں۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ نو لینگوئج انسٹی ٹیوٹ ربوہ کا افتتاح

(لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے تحت قائم کردہ ادارہ کا افتتاح محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کیا)

ربوہ: 11- مارچ 1998ء آج شام 5 بجے دارالرحمت وسطی ربوہ کی بیت الذکر سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں وقف نو لینگوئج انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آگیا۔ تقریب کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کی۔ یہ انسٹی ٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام قائم کیا گیا ہے اس میں چار زبانوں کی تدریس کا انتظام کیا گیا ہے جو عربی' ڈچ چینی اور فرنچ ہیں۔

تقریب کا اہتمام دارالرحمت وسطی کی بیت الذکر کے ملحقہ لان میں کیا گیا۔ رپورٹ پیش کرتے ہوئے سیکرٹری وقف نو ربوہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 1987ء میں وقف نو تحریک کا اعلان کیا۔ ابتداء میں حضرت صاحب نے 5 ہزار واقفین مانگے بعد ازاں یہ تعداد بڑھ کر آج 16 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ یہ بچے دنیا کے 61 ممالک میں موجود ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد پاکستان میں ہے۔ ان کی تعداد 12 ہزار ہے۔ اور ربوہ میں دنیا بھر میں زیادہ واقفین نو بچے موجود ہیں جن کی تعداد ساڑھے تین ہزار ہے۔ بلاشبہ یہ بچے دین حق کا ہراول دستہ ہیں۔ اور ان کا رابطہ دنیا بھر کے ممالک سے ہونا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر واقف نو بچہ اردو' عربی اور ایک اور بین الاقوامی زبان سیکھے۔

مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب نے بتایا کہ اگر روایتی طریق پر زبان سکھائی جاتی تو لاتعداد ماہرین درکار تھے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمیں ایم ٹی اے کے ذریعے مرکزی تدریسی نظام میسر آگیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ واقفین نو بچوں کو زبان اس طرح سکھائی جائے جس طرح فطری طریق پر بچہ زبان سیکھتا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے اس پر اتنا زور دیا کہ مسلسل 5 سال انٹرنیشنل شوریٰ کے موقع پر اس بارے میں رہنمائی عطا فرمائی۔ 1995ء میں پاکستان کی مجلس مشاورت میں بھی زبانوں کے سکھانے کے ادارہ کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ ربوہ میں اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے دارالرحمت وسطی کی بیت النصرت سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں اس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس میں 4 لینگوئج روم ہیں۔ ایک دفتر اور وزیٹر لاؤنج ہے۔ ہر کمرہ میں ٹی وی اور وی سی آر فراہم کیا گیا ہے۔ اگر اس میں ایک سے زائد شفٹوں کا قیام ممکن ہوا تو موجودہ تعداد (80) سے 4 گنا زیادہ بچوں کو زبان سکھائی جاسکے گی۔ اس انسٹی ٹیوٹ کو ایک باضابطہ ادارے کی شکل دی گئی ہے۔ ہر زبان کے ماہرین موجود ہیں۔ ہر کلاس میں رجسٹر حاضری رکھا گیا ہے۔ داخل خارج رجسٹر پر اندراجات کئے گئے ہیں۔ والدین سے داخلہ فارم پر کروایا گیا ہے اس انسٹی ٹیوٹ کے نگران ممتاز ماہر تعلیم مکرم راجہ فاضل احمد صاحب ہیں اور ان کے نائب مکرم عامر احمد خان صاحب طارق ہیں۔ اس طریق تدریس سے یہ امید ہے کہ دو سال کے اندر اندر بچے بول چال اور کسی حد تک لکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے لئے 170 بچوں کے نام آئے۔ انٹرویو کے بعد 85 بچوں کو منتخب کیا گیا۔ ان میں عربی کے لئے 32' فرنچ کے لئے 16' ڈچ کے لئے 17 اور چینی زبان کے لئے 20 بچے شامل ہیں۔ ان میں 6 سے دس سال کی عمر کے بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس مقصد کے لئے جن ماہرین کی رضاکارانہ خدمات حاصل کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:-

1- عربی- مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب- مکرم نوید سعید صاحب- مکرم منور احمد خان صاحب- مکرم نور الحق تنویر صاحب-

2- فرنچ- مکرم محمد سعید صاحب- مکرم انعام الرحمان صاحب- مکرم شمیم خالد صاحب- 3- ڈچ مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب- ان کا بیٹا اور بیٹی- چینی مکرم طارق سعید صاحب- مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب- مکرم میاں غلام قادر احمد صاحب کے بعد چار بچوں ارم' فائزہ' ہشام اور عمر نے جرمن میں ایک ترانہ پیش کیا جس کا ترجمہ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی نے اس انسٹی ٹیوٹ کے اجراء پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس باقاعدہ اور منظم ادارے کی کامیابی کی دعا کی درخواست کی۔ آپ نے بتایا کہ زبانیں سکھانے کے لئے حضرت صاحب نے اس کے لئے خود عملی نمونہ پیش فرمایا اور اردو کلاس جاری کرکے ایک رہنمائی عطا فرمائی۔ اور انہی خطوط پر ہمیں اپنی راہیں متعین کرنی ہیں۔ مکرم کرنل صاحب نے اس کام میں جن بزرگوں کی اعانت شامل رہی ان کا خصوصی تذکرہ کیا۔ ان میں سب سے اول حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہیں ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے ہر جہت سے مدد فرمائی۔ اور آج کی تقریب ان کی ذاتی دلچسپی اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ وکالت وقف نو نے بھی مکمل تعاون فرمایا۔ محترم صدر صاحب محلہ دارالرحمت وسطی اور ان کے رفقاء نے اہم خدمات انجام دیں۔ اور یہ خوبصورت عمارت' اپنی ضروریات کو پس پشت ڈالتے ہوئے' اس کام کے لئے عنایت کردی۔

مکرم کرنل صاحب نے زبانوں کے ماہرین اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

آخر میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے خطاب فرمایا اور تحریک وقف نو کی اہمیت اور تاریخ بیان فرمائی۔ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے حوالے سے واقفین نو کی تربیت کے بارے میں اہم نکات بیان فرمائے۔ آخر پر محترم چوہدری صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ آخر میں جملہ حاضرین نے انسٹی ٹیوٹ کے کمروں کا معائنہ فرمایا۔

واقفینِ نو کی تربیت کے بارہ میں حضرت صاحب کے ارشادات کا خلاصہ

محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ 1987ء میں جب جماعت احمدیہ کے افراد صد سالہ جوبلی کے جشن کی تیاری کر رہے تھے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دل میں یہ بات ڈالی کہ احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز کے موقع پر جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی نذرانہ یا تحفہ پیش کرنا چاہئے۔ ایسا تحفہ جو بہترین ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں پیش کرو۔ انسان کے لئے سب سے پیاری چیز اس کی اولاد ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے یہ تحریک فرمائی کہ احباب جماعت اپنی اولاد کو ان کی پیدائش سے قبل اللہ کی راہ میں پیش کردیں۔ چنانچہ حضرت صاحب نے جماعت کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر طبقہ سے واقفین آنے چاہئیں۔ چنانچہ ساری دنیا سے احمدی ماں باپ نے حضرت صاحب کی اس تحریک پر لبیک کہا اور اب تک 61 ممالک سے 16 ہزار بچے اس میں شامل ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب نے ہمیں ان بچوں کی تربیت کی طرف بڑے زور سے متوجہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اگر ہم ان بچوں کی تربیت سے غافل رہے تو ہم اللہ کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضرت صاحب کے ارشادات میں سے حوالے دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت صاحب نے واقفین نو بچوں کے لئے جو صفات پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

ان میں سرفہرست یہ ہے کہ بچپن سے ان بچوں میں جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت پیدا کی جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خود والدین بھی سچائی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں۔ اس کے علاوہ قناعت' حرص و ہوا سے اجتناب' غصہ پر کنٹرول' غنا' امانت' دیانت' سخت جانی' محنت کی عادت کی صفات پیدا کی جائیں۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب نے اپنے خطبات میں بار بار اس اصول کو واضح فرمایا ہے کہ جب تک والدین پاکیزگی پیدا نہیں کریں گے ان کے بچوں کی تربیت نہ ہو سکے گی۔ حضرت صاحب نے یہ بہت اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ماں باپ کا کردار ان کے زبانی اقوال کے مطابق نہ ہوگا تو بچے اپنے ماں باپ کے کردار کے کمزور پہلو کو اختیار کرلیں گے اور اچھے کردار کو چھوڑ دیں گے۔

تعلیم کے بارے میں حضرت صاحب کے ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ ابتدا سے ہی کلام الٰہی کی تعلیم کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اعلیٰ درجہ کی تلاوت سکھائی جائے۔ اس کے مطالب سے آگاہ کیا جائے۔ اپنے گھروں میں واقفین نو تلاوت ترجمہ کے ساتھ کریں۔ اور دینی علم کے ساتھ ساتھ ان کا دنیاوی علم بھی گہرا اور مضبوط ہونا چاہئے۔

محترم چوہدری صاحب نے لینگوئج انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے ذکر میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک ارشاد کے حوالے سے بڑا اہم اور دلچسپ نکتہ بیان فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ نے ایک دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا ہم نے انگریزی نہیں پڑھی۔ اگر ہم نے انگریزی پڑھی ہوتی تو ہم اس کے بھی دو چار صفحے روزانہ لکھ دیتے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ آپ کو اس ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کہا کہ یہ زبانیں سیکھ کر ہم واقفین نو کو اس ثواب میں شامل کر رہے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب نے حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات کے حوالے سے بتایا کہ واقفین نو کو اردو عربی اور ایک بین الاقوامی زبان سیکھنی ہے۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خصوصیت سے واقف نو لڑکیوں کو یہ زبان سکھائی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں میں رہتے ہوئے خدمت دین کا کام کر سکیں حضرت صاحب نے زبان سیکھنے کے بارے میں فرمایا کہ ابتداءً بولنے کی مہارت پیدا کی جائے۔ پھر پڑھنے لکھنے اور ترجمہ کرنے کی بھی مہارت ضروری ہے۔

OOO

کیا آپ کو علم ہے

گاجر وٹامن A حاصل کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

مشک کافور کے تیل میں کھردری جلد کو ہموار کرنے کی طبی صلاحیتیں موجود ہیں۔

لونگ کے تیل میں طاقت ور جراثیم کش صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس لئے زخموں کو مندمل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

پودینے میں ٹھنڈک پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ زخم مندمل کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔

لیموں قدرتی Cleaner ہے۔ جلد کے اندر تک جذب ہو کر مسام صاف کرتا ہے۔

ساگ جلد کی شکست وریخت کی مرمت کرتا ہے۔

ٹماٹر' یہ جلد کی بیماریوں خاص طور پر ایگزیما کے لئے بہت مفید ہے آنکھوں کے گرد پڑ جانے والی جھریوں کو دور کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ

تکلّف کرنے سے پرہیز کیجئے

انسان جب تک حد اعتدال میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے تو حتیٰ الوسع کسی قسم کی کمزوری کا شکار نہیں ہوتا لیکن جونہی وہ اعتدال کی حدوں کو پھلانگتا ہے۔ تو جہاں اس کے اندر اور بہت سی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں وہاں ایک خامی یہ بھی جنم لیتی ہے کہ ایسا آدمی تکلف کا شکار ہونے لگتا ہے۔ اس کے ہر کام میں آپ کو ایک زیادتی دکھائی دے گی اور وہ اپنی ہمت سے بڑھ کر اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ تکلف انسان کی آسودہ حال زندگی کو بہت ہی مشکل بنا دیتا ہے۔

وہ لوگ جو روز مرہ تکلف کرنے کے عادی ہوتے ہیں ان کے اندر سے خوبیاں آہستہ آہستہ مفقود ہونے لگتی ہیں۔ اور انہیں خوبیوں کی جگہ بعض برائیاں سر اٹھانے لگتی ہیں۔ ان میں ایک خامی یہ پیدا ہوتی ہے کہ ان کا دل خلوص کی دولت سے محروم ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ یہ اخلاص کا مظاہرہ یا تو صرف زبان سے کرتے ہیں یا پھر لوگوں کی پر تکلف خدمت کرکے۔ کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ اس طرح لوگ ان کے دھوکہ میں آجائیں گے۔ چنانچہ اس قسم کے رویہ سے لوگ وقتی طور پر بہت خوش ہوتے ہیں کہ ان کا بہت خیال رکھا جا رہا ہے۔ اور بد قسمتی سے اس طرح ان کے دھوکہ میں بھی آجاتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد جب یہی تکلف سخت قسم کی تکلیف میں بدلتا ہے تو پھر ہوش آتی ہے کہ یہ تو سراسر دھوکہ اور فریب تھا اپنے کسی مقصد کی خاطر ہمیں ورغلایا گیا۔ جب وہ پورا ہو گیا تو ہمیں دھتکار دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ اس طرح دوسروں کو بے وقوف بنا کر کافی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک دن جب ان کے فریب پر سے پردہ اٹھتا ہے تو پھر لوگ ان سے سخت نفرت کرتے ہیں اور ان سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ چنانچہ اس طرح تکلف کا سہارا لینے والوں کو عارضی فائدہ اٹھانے کے بعد ایک بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان کے بالمقابل وہ لوگ جو اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں وہ ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہتے ہیں اور ہمیشہ خوشیوں سے بھری اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں بے جا تکلف کا ذرہ بھی شوق نہیں ہوتا۔ یہ لوگ باوجود غریب اور سادہ ہونے کے دوسروں کے دلوں میں ایک معزز مقام رکھتے ہیں۔ کیونکہ اخلاص کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ یہ جب بھی کسی کو کچھ پیش کرتے ہیں یا کسی کی خدمت کرتے ہیں تو خواہ وہ سلوک بالکل سادہ ہی کیوں نہ ہو دوسرے کو بہت پسند آتا ہے کیونکہ اس میں خلوص کی شیرینی شامل ہوتی ہے۔ اس کا ایک اندازہ آپ امراء اور غرباء کی دعوتوں سے لگا سکتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ امیر لوگوں کی اکثر دعوتیں ظاہری طور پر تو بہت پر تکلف ہوتی ہیں لیکن آپ نے ساتھ یہ بھی محسوس کیا ہوگا کہ ان میں سے اکثر بڑے بوجھل دل سے ان لمحات کو گذارتے ہیں کیونکہ ان کا دل اس میں شامل نہیں ہوتا جبکہ غرباء کی اکثر دعوتیں باوجود ظاہری طور پر بے رونق ہونے کے پھر بھی دلوں کو موہ لیتی ہیں۔ کیونکہ غریب آدمی دل کی گہرائی سے اپنے مہمان کی تواضع کر رہا ہوتا ہے۔ اور اس کا رویہ اس بات کی پوری تصدیق کرتا ہے۔

تکلف کا شوق رکھنے والوں میں ایک یہ بھی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کے لئے انہیں بعض اوقات اپنی طاقت سے بڑھ کر اپنے اوپر بوجھ ڈالنا پڑتا ہے۔ یہ لوگ بعض دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو اپنی اصلیت سے بڑھ کر پیش کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو اعتدال کی حدود سے باہر لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نے سوسائٹی میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا ہے تو وہ اسی طرح کیا جا سکتا ہے کہ خوب تکلف سے کام لیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہر مقام عارضی ہوتا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے انسان اپنی حیثیت سے بڑھ کر چھلانگیں لگائے۔ سلامتی اور عزت اسی میں ہے کہ انسان اپنی چادر کے اندر پاؤں رکھے۔ اور اسی کو متوازن زندگی کہتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی اوقات سے بڑھ کر اپنی حیثیت بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے لئے ریت کی دیواریں تعمیر کرتے ہیں جو زیادہ دیر تک کھڑی نہیں رہ سکتیں۔ اس بات کا اندازہ ان کو اس وقت ہوتا ہے جب باوجود کافی محنت' کوشش اور روپیہ خرچ کرنے کے ان کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور ان کی اصل حیثیت لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ تب یہ اپنے کئے پر پشیمان ہوتے ہیں کہ کاش ہم ایسا نہ کرتے اور یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

اپنی حیثیت سے بڑھ کر جب انسان مقام بنانے کی سوچتا ہے تو یہی تکلف پھر اس کو فضول خرچی پر بھی آمادہ کرتا ہے۔ چنانچہ ہر وہ آدمی جو اس سوچ کا شکار ہوتا ہے وہ اپنے قیمتی روپے کو خواہ وہ اس کا ذاتی ہو یا اس کے گھر والوں کا ہو' بڑی بے دردی سے بے جا خرچ پر لگانا شروع کر دیتا ہے۔ اور اس طرح محنت سے کمایا ہوا مال بغیر کسی مقصد کے پانی کی طرح بہا کر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر ایسے لوگوں کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ ایسے لوگوں کی زندگی میانہ روی پر قائم رہنے کی بجائے ہمیشہ افراط اور تفریط کا شکار رہتی ہے۔ انہیں عموماً اپنے اوپر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالنے کی عادت ہوتی ہے۔ جب یہ اس طرح کرتے ہیں تو حد اعتدال میں نہ رہنے کی وجہ سے ان کی زندگی غیر متوازن ہونے لگتی ہے۔ اس موقع پر یہی افراط بعض اوقات ان کو تفریط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ جب حد سے زیادہ تکلف شروع کرتے ہیں تو یہی تکلف ان کو کنگال کر کے رکھ دیتا ہے اور یوں یہ اپنی پہلی حالت سے بھی نیچے گر جاتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح اعلیٰ حیثیت کی سوچ رکھنے والے یہ لوگ اپنے پہلے مقام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ اپنا سارا سرمایہ داؤ پر لگا چکے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو اگر علم ہو جائے کہ جس سوچ کو انہوں نے اپنے فائدے کا موجب خیال کیا ہوا ہے وہ سراسر ان کی ہلاکت پر منتج ہو رہی ہے تو کبھی بھی یہ اپنے اوپر اس ظلم کو زیادہ دیر تک روا نہ رکھیں۔ اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔ لیکن احساس نہیں ہوتا اس لئے اس عمل کو دہراتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان سے ایک غلطی یہ بھی سرزد ہوتی ہے کہ جس طرح ان کی زندگی غیر متوازن ہے اسی طرح ان کا سلوک بھی دوسروں سے بالکل غیر متوازن ہوتا ہے۔ کبھی تو خدمت کرتے ہوئے حد سے گزر جائیں گے اور کبھی انہیں کسی کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ پس لوگ ان کے اس سلوک کی وجہ سے بھی ان سے کنارہ کشی کرنے لگتے ہیں۔

پر تکلف کرنے ولوں کے اندر ایک برائی یہ جنم لیتی ہے کہ یہ جب کسی سے معاملہ کرتے ہیں تو واضح نہیں کرتے۔ ظاہری طور پر بہت اچھا تاثر دیتے ہیں لیکن اندرونی طور پر ان کا دل کسی اور سمت جا رہا ہوتا ہے۔ یعنی منافقت کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ اپنی اغراض حاصل کرنے کی خاطر اوپر سے اپنے آپ کو بہت اچھا ظاہر کریں گے۔ بہت پر تکلف طریقے سے پیش آئیں گے اور خوب آؤ بھگت کریں گے۔ چنانچہ وہ شخص جس کو نیا نیا ان سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ ان کے رویہ سے متاثر ہو کر ان کا دلدادہ ہونے لگتا ہے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ میں ان کی اصلیت اس پر کھل جاتی ہے۔ کیونکہ منافقت کا شکار ہونے والوں سے کسی نہ کسی موقع پر اس کی بو ضرور آنے لگتی ہے۔ اس موقع پر ہر وہ شخص جو ان کی چالاکی اور ہوشیاری سے ان کے دام میں پھنس چکا ہوتا ہے۔ ان سے نجات کی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس کے دل میں ان سے ہمدردی کی بجائے سخت نفرت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ آخر کار بالکل تنہا ہو کر رہ جاتے ہیں۔ کوئی بھی ان کا پرسان حال نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ بسا اوقات عزیز رشتہ دار بھی تعلق توڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ معاشرے کے تمام افراد ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ اگر ہم نے ان سے تعلق رکھا تو ہمیں بھی سوسائٹی میں اسی طرح ذلت اٹھانی پڑے گی۔ پس ہر شخص ان سے اجتناب کی کوشش کرتا ہے اور یوں یہ لوگ بالکل اکیلے ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ہر کام میں تکلف کا اظہار کرنے والے لوگ نمائش کے بھی عادی ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی بھی کام سجاوٹ اور بناوٹ سے خالی نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ ہمیشہ تصنع سے کام لیتے ہیں۔ ان کو سادگی سے ایک قسم کی چڑ ہوتی ہے۔ یہ لوگ گفتگو کریں گے تو اس میں بھی ایک قسم کی بناوٹ ہوگی۔ ہر بات کو بہت بنا کر نہایت تکلفانہ انداز میں پیش کریں گے۔ یہ لوگ رسموں کے بہت دلدادہ ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ اور دیگر ایسی تقریبات پر یہ لوگ صرف نام و نمود کے خاطر اپنے مال کو بے جا پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ نمائش کے بغیر ان کا کوئی کام بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ اگر کسی موقع پر ظاہری سجاوٹ سے کام نہیں لیا گیا بے شک مقصد حاصل ہو بھی جائے تب بھی یہ چیز ان کو سخت پریشان کرتی ہے۔ یہ لوگ ظاہری شان و شوکت پر اس قدر یقین رکھتے ہیں کہ بسا اوقات اس کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں سے اتنے بڑے بڑے قرض اٹھا لیتے ہیں کہ ان کی عمریں گزر جاتی ہیں مگر ان قرضوں کی واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ ان لوگوں سے آپ گفتگو کر کے دیکھیں تو اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ لوگ صرف شہرت کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو اس قدر اونچا ظاہر کریں گے کہ گویا اس جیسا دنیا میں اور کوئی نہیں۔ چنانچہ اس بناوٹی شان کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر قسم کے حیلے بہانے کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ہر جائز اور ناجائز طریقے کو استعمال میں لا کر اپنی اس جھوٹی شہرت کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود پھر بھی اکثر ان میں سے زیادہ دیر تک اپنی اس حالت کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ان کی ہمت جواب دینے لگتی ہے۔ تب یہ لوگ اپنی بناوٹی شان کے خول سے نہایت ذلت سے باہر نکلتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح کہ کوئی خوبصورت خواب دیکھ رہا ہو اور اچانک اپنی نیند سے بیدار ہو جائے۔ جو اس شخص کی حالت ہوتی ہے بالکل یہی ان کی کیفیت ہوتی ہے۔

جو لوگ ہر معاملے میں بناوٹ اور نمائش سے کام لیتے ہیں ان کے اندر اسی تکلف کے نتیجہ میں بڑائی کا عنصر بھی پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ تکبر کی دلدل میں دھنسنے لگتے ہیں۔ ان کو اپنے متعلق یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ ان جیسا اور کوئی نہیں۔ حالانکہ انہوں نے اعلیٰ حیثیت کا صرف ایک لبادہ اوڑھا ہوتا ہے۔ اور اندر سے ان کی اصلیت بالکل کچھ اور ہوتی ہے۔ چنانچہ اپنے سے نچلے طبقے پر اثر ڈالنے کے لئے یہ لوگ ان سے بڑی بے رخی سے پیش آتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان کو سخت ناگوار گزرتا ہے۔ ان کو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ اگر ہم غریب لوگوں میں بیٹھیں گے تو اس سے ہماری شان میں کمی آئے گی اور سوسائٹی میں ہمارا وقار مجروح ہونے لگے گا۔ حالانکہ یہ سب وہم کی باتیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرہ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو معاشرے کے اندر موجود تمام طبقوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتا۔ ایسا معاشرہ ہر قسم کی طبقاتی تقسیم سے کلیتہً پاک ہوتا ہے۔ یہاں پر کسی سے بھی غیر مساوی سلوک نہیں ہوتا۔ ایک نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا انسان بھی نہایت عزت کی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اور اسے کبھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں دوسروں سے درجے میں کمتر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31488

میں امتہ النصیر مہدی زوجہ نسیم مہدی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-8-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/5000 کینیڈین ڈالر- 2- زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار سو سنتالیس گرام مالیتی-/7460 کینیڈین ڈالر- 3- ترکہ والد ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ النصیر مہدی کینیڈا گواہ شد نمبر1 نسیم مہدی کینیڈا خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر10275۔

مسل نمبر31489

میں بشیر محمود چیمہ ولد چوہدری عبداللہ خان قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 93-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان رہائشی برقبہ 1900 مربع فٹ واقع کینیڈا مالیتی-/196000 کینیڈین ڈالر جو مارٹگیج پر ہے- نصف میرا نصف حصہ بیوی کا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر محمود چیمہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر10275 گواہ شد نمبر2 زبیر احمد سعید وصیت نمبر25601۔

مسل نمبر31490

I Muhammad Abbas Aderemi S/O Alhs Mrs. Owulabi

پیشہ Insurer عمر29 سال بیعت 1984ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1200 N ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد
Muhammad Abbas Aderemi
نائیجیریا گواہ شد نمبر1 ذکراللہ ایوب نائیجیریا گواہ شد نمبر2 Imran Adebayd نائیجیریا۔

مسل نمبر31491

I Idah Saidah D/O Abas

پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/10000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Idah Saidah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs.E Mahmud Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Eng Kos koswara انڈونیشیا۔

مسل نمبر31492

I Ahmad Dadi Sahida S/O Taklan

پیشہ تجارت عمر48 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 700 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/8750000 روپے- موٹر سائیکل مالیتی-/1500000 روپے- کل جائیداد-/10250000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/175000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Dadi Shhida انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H. Didi Kantadireja انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Udin Holiludin انڈونیشیا۔

مسل نمبر31493

I Yudi Nasir Ahmad S/O Didi Suwarsi

پیشہ طالب علمی عمر25 سال بیعت 1982ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/70000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Yudi Nasir Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.A. Riza Adisudar M A انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Rd. Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر31494

I Mis Maridah Rahmahesti D/O R. Soewignjo

پیشہ طالب علمی عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی 23 کیرٹ وزنی 15 گرام مالیتی-/36000 روپے- اور بالیاں 23 کیرٹ مالیتی-/48000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/85000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ
Mis Maridah Rahmahesti
انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R. A. Riza Adisudar MA انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Rd. Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر31495

I Susi Saleha Begum D/O H. Muhammad Saleh Djian

پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات 23 کیرٹ وزنی 15 گرام مالیتی-/375000 روپے- اور طلائی زیورات 22 کیرٹ وزنی 6 گرام مالیتی-/138000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/25000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Susi Saleha Begum انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.A.Riza Adisud Arma انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Rd. Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر31496

I Mrs Iis Aisyah W/O Munawwar Ahmad G

پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ 1964ء-/50000 جس کی موجودہ قیمت-/500000 روپے اور زیورات طلائی وزنی55 گرام مالیتی-/1320000 روپے- کل جائیداد-/1820000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/120000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Gis Aisyah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.A. Riza Adisud ArMA انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 RD. Ridhoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر31497

I Mrs. Yati Windarni W/O Ahmad Dradjat

پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت 1979ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ-/10000 روپے- اور زیورات طلائی 23 کیرٹ وزنی69 گرام مالیتی-/1725000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/173500000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/120000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Yati Windarani انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 B.A. Riza Adisud AMA انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Rd. Ridoan انڈونیشیا۔

مسل نمبر31498

I. Mrs Idjah W/O Udin

پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت 1953-10-10 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-11-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ 70 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ○ لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ انگلستان کو 8۔مارچ 98ء کو دل کا شدید حملہ ہوا فوری طور پر ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں پانچ روز تک انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب انہیں امراض قلب والے عمومی وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی صحت قدرے بہتر ہے۔ تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے اس واقف زندگی خادم دین بھائی کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور انہیں فعال لمبی زندگی سے نوازے۔

○ مکرم قیصر محمود صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی گذشتہ دو تین ماہ سے سر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کافی ٹیسٹ ہو چکے ہیں اور اب ڈاکٹرز نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد عارف صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 98-3-9 سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں۔ پھیپھڑے خراب ہونے کی وجہ سے سانس کی کافی تکلیف ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد عبداللہ صاحب کارکن دفتر خزانہ ربوہ کی اہلیہ گذشتہ چند دنوں سے فضل عمر ہسپتال میں C.C.U وارڈ میں داخل ہیں اب اللہ کے فضل سے افاقہ ہے۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے

اعلان داخلہ

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (لاہور) نے صرف مرد حضرات سے B.Ed میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ صرف پنجاب کے حامل ڈومسائل درخواست دینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ 60 روپے کے عوض دفتر سے یا 80 روپے کا منی آرڈر ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔اپریل 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ہفتم ہشتم اور نہم میں داخلہ کے لئے چند سیٹوں کی گنجائش ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-3-31 ہے۔ داخلہ ٹیسٹ انگریزی اردو ریاضی کے مضامین کا مورخہ 98-4-4 صبح ساڑھے آٹھ بجے ہو گا۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء فارم داخلہ نصرت جہاں اکیڈمی کے آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رشید اللہ صاحب مقیم ٹورانٹو کینیڈا کو ۱۱۔مارچ 98ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولودہ کا نام اسماء عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ناگی اسلام آباد کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ باعمر۔ اور خادمہ دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ قیادت ذہانت و صحت جسمانی انصار اللہؐ کے تحت دو کھیلوں یعنی بیڈ منٹن اور والی بال کے کھیل کا باقاعدہ اجراء ہو چکا ہے۔ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ پاکستان نے مورخہ 12۔ فروری کو اس کا باقاعدہ افتتاح ایوان محمود کی کورٹ نمبر 3 میں فرمایا۔ اسی طرح والی بال کا باضابطہ افتتاح مکرم زعیم اعلیٰ صاحب انصار اللہ ربوہ نے انصار اللہ کے لان میں کیا۔

انصار بھائیوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ روزانہ 8 سے 9 بجے رات ایوان محمود میں بیڈ منٹن اور بعد عصر والی بال کے لئے تشریف لا سکتے ہیں۔ ٹیبل ٹینس اور رِنگ کے کھیل کا اجراء بھی (اللہ نے چاہا تو) جلد کر دیا جائے گا۔ انصار بھائی ان کھیلوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(قائد ذہانت و صحت جسمانی)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

گمشدہ اشیاء کی بازیابی

○ اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گری پڑی چیز ملے تو مہربان فرما کر صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دیں۔

(ادارہ الفضل)

بقیہ صفحہ 3

وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں یہ تو ابھی بھی انسان تصور نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ زندگی دوسرے سیاروں میں موجود ہے بلکہ یہ بھی فرماتا ہے کہ اکٹھا کرے گا۔ یعنی یہ نہیں فرما رہا کہ اگر وہ چاہے۔ فرماتا ہے جب وہ چاہے گا اکٹھا کر دے گا۔ یعنی خدا نے وہ وقت مقدر کر رکھا ہے کہ انسان اس مقام پر پہنچے گا جب زندگی اتنی Develop ہو جائے گی کہ وہ ہمارے ساتھ ملا دی جائے گی۔ اس لئے کسی صاحب ایمان کے لئے تو یہ جائز ہی نہیں کہ وہ یہ سوچے کہ صرف ہم ہی ہیں اس دنیا میں۔ (جاری)

بقیہ صفحہ 5

ہوں۔ لیکن جہاں تکلف کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں وہاں بالکل اس کے برعکس معاشرے کی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ لوگ غریبوں سے ہمدردی کرنے کی بجائے ان کو بڑی بے دردی سے نظرانداز کرتے ہیں۔ اور کبھی بھی ان سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے۔ ہمیشہ ان سے بے رحمی سے پیش آتے ہیں۔ حالانکہ عجیب بات ہے کہ ایسا سلوک کرنے والوں میں سے اکثر وہ ہوتے ہیں جو خود بھی کسی زمانہ میں نہایت غریبی کے دن گزار چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جونہی ان کی حالت بہتر ہوتی ہے تو یہ لوگ غربت سے حد درجہ نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور حیثیت کا گھمنڈ انہیں اس قدر دیوانہ بنا دیتا ہے کہ یہ غریب کی طرف آنکھ اٹھانا بھی اپنی توہین خیال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو کم از کم اتنا ضرور سوچنا چاہئے کہ وہ خدا جس نے آج ان کو شان و شوکت عطا کی ہے وہ ان کو دوبارہ ان کی پہلی حالت میں بھی لوٹا سکتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ انسان اس وقت کا انتظار کرے، اپنے اس رویے میں اسے فوراً تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے اگر تکلف سے کلیتہً کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔

ooo

بقیہ صفحہ 6

مالیتی۔/300000 روپے۔ اور حق مہر۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/48000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Idjah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 DRS E.Mahmud Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Engkos Koswara انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارت کے آنجہانی وزیراعظم راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی کو کانگریس پارٹی کی صدر منتخب کرلیا گیا ہے۔

○ بھارتی سفارت کاروں کو دہشت گردی کے الزام میں پاکستان بدر کردیا گیا ہے۔

○ بھارت نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے پاکستانی سفارت کار امیگریشن افسر حمید اللہ خان کو 72 گھنٹے کے اندر بھارت چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ بھارت میں حکومت سازی کا بحران حل ہو گیا ہے اور بھارتی صدر کے آر نرائن نے بی جے پی کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دے دی ہے۔ جس کے بعد بدھ کو اٹل بہاری واجپائی وزیراعظم کا حلف اٹھائیں۔

قطر میں اسلامی وزراء خارجہ کی 25 ویں کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔

کینیا میں ہزاروں لوگوں نے نئے ٹیکسوں کے خلاف احتجاج کیا۔

افغانستان کی طالبان حکومت نے اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں میں کام کرنے والی مسلمان خواتین سے کہا ہے کہ وہ اس وقت تک افغانستان میں ان تنظیموں کے ساتھ کام نہیں کر سکتیں جب تک ان کے ساتھ کوئی محرم مرد ساتھ نہ ہو۔

○ افغانستان میں طالبان مخالف دھڑوں میں خونریز جنگ سے لاتعداد افراد ہلاک ہو گئے ہیں لڑائی مزار شریف کے محاذ پر تنظیم وحدت اور جنرل دوستم کی طاقتور ازبک ملیشیا میں ہو رہی ہے مزار شریف میں افراتفری ہے۔ پورا شہر لڑائی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔

سری لنکا کے شمالی علاقے میں تامل چھاپہ ماروں اور فوج میں زبردست لڑائی سے 26۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

فلسطین کے مختلف شہروں میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے پانچ فلسطینوں کی شہادت پر احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں۔

امریکہ کی ایک عدالت نے ایران پر 25 کروڑ ڈالر کا تاوان ڈال دیا ہے۔ یہ رقم اس امریکی عورت کے اہل خانہ کو ادا کی جائے گی جو 3 سال قبل اسرائیل میں ایک بس دھماکہ میں ہلاک ہوئی تھی۔ اور دھماکہ کا الزام ایران پر لگا تھا۔

○ نیویارک کے ایک جریدہ کی رپورٹ کے مطابق قریباً 30 ملین افراد میں ایڈز کا وائرس سرایت کرچکا ہے۔ اب تک اس مہلک وائرسے 6 ملین افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس وائرس کی زد میں آنے والے 90 فیصد افراد ترقی پذیر دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان ممالک میں بنگلہ دیش۔ انڈونیشیا اور سابق سویت یونین کے اکثر ممالک اور مشرقی یورپ میں یہ وبا ابتدائی مراحل میں ہے۔

○ امریکہ انسانی حقوق کے مسئلہ پر چین کے خلاف قرارداد کی حمایت نہیں کرے گا۔ یہ فیصلہ چین کی طرف سے انسانی حقوق سے متعلق اٹھائے گئے۔ اقدامات کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان مذاکرات شروع ہوگئے ہیں۔ مذاکرات کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کم کرنا ہے۔

ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور ایران میں تعاون جاری رہے گا۔

○ جنوبی ایران میں زلزلے سے 5۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہوگئے ہیں۔

الجزائر کی پرہجوم مارکیٹ میں فائرنگ سے 10۔ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

انڈونیشیا کے صدر سہارتو نے نئی کابینہ کا اعلان کردیا ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی کو بھی سماجی بہبود کا وزیر مقرر کیا ہے۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سنگین اقتصادی مسائل کے باوجود ہماری سمت درست اور نیت نیک ہے۔ مسائل اتنے سنگین ہیں کہ کوئی تھوڑا سا جھانک کر دیکھے تو حیران رہ جائے کہ ملک کس طرح چل رہا ہے۔ پاکستانی کی کشتی بھنور سے ضرور نکالیں گے۔ بلدیاتی الیکشن میں کارکنوں کی نمائندگی یقینی بنائیں گے۔ سابق حکمرانوں نے واپڈا کے ذریعے قوم کو یرغمال بنا دیا تھا عثمان فاروقی سے 23 کروڑ روپے برآمد کئے ہیں اور کیا ثبوت چاہئے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ دین کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔

○ حکومت نے گیس کے نرخوں میں پندرہ سے اٹھارہ فیصد تک اضافہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

○ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے تعلیمی اداروں میں غیر معیاری اور جعلی کتب پڑھانے کی ممانعت کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ کو گائیڈز' ٹیسٹ پیپرز' خلاصہ جات اور گیس پیپرز کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

○ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے پنڈی بھٹیاں سے فیصل آباد تک لنک موٹروے کی تعمیر کا سگنل دے دیا ہے اس پر سوا پانچ کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ کام ڈیڑھ سال میں مکمل ہوگا۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ملک میں دہشت گردی اور حقوق کی پامالی کا نظام رائج ہے۔ کوئی حکومت کسی قانون کے ذریعے عوام کو ایک خاص طرز زندگی اپنانے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ عدالتوں میں لاکھوں مقدمات زیر التواپڑے ہیں۔ کسی نے کسی کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کسی نے یتیم اور بیوہ سے نوالہ چھین لیا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے انجمن اخوان کے 9 ویں جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر کہیں۔

○ صدر مملکت نے اپنے گاؤں پیر کوٹ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان کو درست چہرے والا پہلا صدر ملا ہے۔ اگر اب بھی اسلام نافذ نہ ہوا تو کب ہوگا؟ نواز شریف کو بھاری مینڈیٹ اسلامی نظام کے لئے ملا ہے اگر قوم واقعی اسلامی نظام چاہتی ہے تو ملک میں اتنی قتل وغارت کیوں ہو رہی ہے اور دوسروں کے حقوق کیوں غصب کئے جاتے ہیں۔ عدالتیں مقدمات سے بھری پڑی ہیں۔ وزیراعظم کو خط لکھا ہے کہ تعلیمی نصاب میں پہلی سے لے کر آخری نصاب تک حقوق العباد کا باب رکھا جائے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ تیمور عثمان کے خلاف لوٹ کھسوٹ اور رشوت ستانی کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے ڈپٹی کمشنر کو وفاقی وزیر داخلہ اور ارکان اسمبلی کی موجودگی میں سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ "الٹا لٹکا دوں گا"

○ فیصل آباد میں تحریک جعفریہ کے سابق صدر شیخ نصرت کے تین بیٹوں کو دہشت گردوں نے فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا ہے۔ دہشت گردی کی اطلاع ملتے ہی لوگ بڑی تعداد میں جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ زبردست احتجاج کرتے ہوئے نعرہ بازی کی اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی اسی سال حکومت بنائے گی۔ اور تین دن میں دہشت گردی ختم کر دیں گے۔ اقتدار ملنے پر تنخواہیں دگنی اور ٹیکس آدھے کردیں گے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

ہیومن ہاؤس پبلک سکول
دارالصدر غربی ربوہ
ہمارا نصب العین دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
شالی نرسری کلاس تا ہفتم (مکمل انگلش میڈیم)
داخلے شروع ہیں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصر اللہ خان
211039

سکول یونیفارم
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں کا سکول یونیفارم دستیاب ہے۔
شہزادہ گارمنٹس محسن بازار، اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039

بدہضمی، گیس ٹربل کا فوری علاج

نیز ہمارے ہاں ہرقسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں
اکسیر ہاضم
تیار کردہ دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
گیورنٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115